لک الحمد والمنۃ یااللہ والصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

تذکرہ

قائدِ اہلِ سنت

(علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ کی حیات وخدمات کے درخشاں نقوش)

تالیف:

ناصر منیری

ناشر:

منیری فاؤنڈیشن، دہلی

رابطہ نمبر: 9654812767،8178180399،7499340533

ای-میل: nasirmaneri92@gmail.com

نام کتاب : **تذکرہ قائد اہل سنت**

(علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات کے درخشاں نقوش)

تالیف : **ناصر منیری**

پروف ریڈنگ: منیری

کمپوزنگ : منیری کمپیوٹر، تغلق آباد، نئی دہلی

اشاعت : صفر المظفر 1440ھ/ اکتوبر 2018ء بموقع عرس پاک

صفحات : 40

ناشر : **منیری فاؤنڈیشن،** تغلق آباد (نئی دہلی)

Book : Tazkira Qaaid E AhleSunnat

(Allama Arshadul Qadri AlaihirRahmah Ki Hayat O Khidmaat Ka Tazkira)

Author : Nasir Maneri

Publisher: Maneri Foundation, Delhi

Cell: 9654812767, 8178180399, 7499340533

Email: nasirmaneri92@gmail.com

فہرست مضامین

ابتدائیہ

سر زمین ہندستان بڑی ہی مردم خیز ہے۔ ایک سے ایک مردان کار یہاں سے اٹھے اور دیکھتے ہی دیکھتے آفاق و انفس پہ چھا گئے۔ امام احمد رضا قادری قدس سرہ القوی جس سواد اعظم اہل سنت کے عقائد و معمولات کی حفاظت و صیانت کے لیے اپنے نوک قلم سے ناقابل شکست قلعہ تعمیر کیا تھا اسی جماعت اہل سنت کی ایک عظیم اور شہرۂ آفاق درس گاہ 'جامعہ اشرفیہ مبارک پور' ہے۔ حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ بانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ہم اپنے ادارے سے دعوت و تبلیغ اور زبان و قلم کی صلاحیتوں سے لیس ایسے دستے تیار کریں جو

عالم اسلام کی محسوس دنیا کے گوشے گوشے میں جماعت اہل سنت کے ایسے چراغ روشن کریں جو منبر و محراب سے لے کر اذہان و قلوب کے نہاں خانوں تک عشق رسول کی قندیلیں جگمگا دیں۔ 1934ء میں حضرت حافظ ملت نے سر زمین مبارک پور سے اپنی اس شخصیت ساز تحریک کا آغاز کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے شرق و غرب اور عرب و عجم کے درجنوں ملکوں میں پھیل گئی۔ حافظ ملت کی شخصیت ساز تحریک نے جو اولین دستے تیار کیے ان میں ایک پر عزم مرد آہن سپاہی کو دینا قائد اہل سنت، رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری قدس سرہ القوی سے یاد کرتی ہے۔ علامہ موصوف کا نام صرف تاریخ اشرفیہ ہی میں آب زر سے نہیں لکھا جائے گا بلکہ بیسویں صدی کی تاریخ اسلام و سنیت میں بھی ہمیشہ قابل صد افتخار رہے گا۔

ولادت باسعادت

آپ کی پیدائش 5 مارچ 1925ء کو ضلع بَلْیا (یوپی) کے سید پورہ گاؤں میں ہوئی۔

اسم گرامی

آپ کا مبارک نام غلام رشید ہے اور قلمی نام ارشد القادری۔ آپ کے قلمی نام ارشد القادری ہی سے آپ کی شہرت ہے۔

والد ماجد

آپ کے والد بزرگ وار حضرت علامہ شاہ عبد اللطیف رشیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔

تعلیم وتربیت

آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کے گھر پر ہی آپ کے والد گرامی حضرت علامہ شاہ عبد الطیف رشیدی علیہ الرحمہ کی زیر نگرانی ہوئی۔

پھر اعلی تعلیم کے حصول کے لیے عالم اسلام کی شہرۂ آفاق درس گاہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور تشریف لے گئے اور وہاں جاکر پیکر اخلاص ومحبت حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی رحمہ اللہ القوی کی زیر سرپرستی اعلی تعلیم حاصل کی۔

آپ کے اساتذہ میں حضور حافظ ملت کے علاوہ حضرت علامہ سلیمان بھاگل پوری، حضرت علامہ عبد المصطفیٰ ازہری، حضرت علامہ ثناء اللہ مئوی وغیرہم کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

بیعت و خلافت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ القوی کے عظیم اور مایہ ناز خلیفہ فقیہ بے مثیل و مفتی بے بدیل، صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ شاہ مفتی امجد علی اعظمی قدس سرہ القوی مصنف بہار شریعت کے دست حق پست پر آپ بیعت ہوئے۔

اور حضرت صدر الشریعہ رحمہ اللہ نے ہی آپ کو اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اس کے علاوہ حضور قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین مدنی اور سرکارِ پٹنہ حضرت فدا حسین علیہما الرحمہ سے بھی آپ کو اجازت و خلافت حاصل ہوئی۔

دعوتی وتبلیغی خدمات

اللہ پاک نے آپ کو جہاں بہت ساری خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا وہیں آپ میدان دعوت و تبلیغ اور وعظ و ارشاد میں بھی یکتائے روزگار نظر آتے ہیں۔ آپ کی تبلیغ سے نہ جانے کتنے بھٹکے ہوئے لوگ راہ حق پاگئے اور ان کے قلوب و اذہان انوار اسلام سے معمور ہو اٹھے۔ آپ کی تبلیغی خدمات کا دائرہ صرف ملکی سطح تک ہی محدود نہیں بلکہ عالمی پیمانے پر بھی آپ نے تبلیغی خدمات انجام دی ہیں۔ آپ کی ملکی خدمات کا اندازہ اس اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے جو اپنی مایہ ناز کتاب "زیر وزبر" کے تاخیر سے منظر عام پر آنے کے سلسلے میں لکھا ہے:

"اعلان کے مطابق اس کتاب کو کئی سال پیش تر منظر عام پر آنا چاہیے تھا، لیکن غیر معمولی تاخیر کی وجہ کچھ تو میری کاہلی اور کچھ گوناگوں مصروفیات

اور سب سے بڑی وجہ ملک کے طول و عرض میں وہ مسلسل اسفار ہیں جو تبلیغی، تنظیمی اور جماعتی مسائل کے سلسلے میں مجھے پیش آتے رہے۔"

(زیر وزبر، ص:15، از: علامہ ارشد القادری)

آپ کی تبلیغی خدمات کا اندازہ ان تنظیموں اور اداروں سے لگایا جاسکتا ہے جو اوپر ذکر کیے گئے۔ اس کے علاوہ جو مسجدیں اور مدرسے آپ نے قائم کیے ان میں سے چند یہاں تحریر کیے جارہے ہیں:

مدرسے:-

(1) جامعہ مدینۃ الاسلام (ہالینڈ)

(2) اسلامک مشنری کالج (انگلینڈ)،

(3) دارالعلوم علیمیہ (سرینام، امریکہ)

(4) جامعہ حضرت نظام الدین اولیا (دہلی)،

(5) جامعہ فیض العلوم (جمشید پور)

(6) مرکزی ادارۂ شرعیہ (پٹنہ)

(7) دارالعلوم ضیاے اسلام (ہوڑہ)

(8) دارالعلوم مخدومیہ (گوہاٹی)

(9) مدرسہ مدینۃ العلوم (بنگلور)

(10) مدرسہ مفتاح العلوم (راورکیلا)

(11) مدرسہ اسلامی مرکز (رانچی)

(12) دارالعلوم گلشن بغداد (ہزاری باغ)

(13) جامعہ غوثیہ رضویہ (سہارن پور)

(14) مدرسہ مدینۃ العلوم (کوڈرما)

(15) مدرسہ مظہر حسنات (رام گڑھ)

(16) دارالعلوم رشیدیہ رضویہ (بَلیا)

(17) فلاحی مرکز (جمشید پور)

(18) مدرسہ تنویر الاسلام (جمشید پور)

(19) مدرسہ اصلاح المسلمین (جمشید پور)

(20) مدرسہ تعمیر ملت (تلیا کرماٹانڑ)

(21) مدرسہ امداد الحنفیہ (دمکا)

(22) مدرسہ سراج الاسلام (دیوگھر)۔

مسجدیں:-

(1) مکہ مسجد (جمشید پور)

(2) مدینہ مسجد (جمشید پور)

(3) نورانی مسجد (جمشید پور)

(4) قادری مسجد (بہار شریف)

(5) مسجد مفتاح العلوم (راور کیلا)

(6) مسجد غوثیہ (رانچی)

(7) مسجد اہل سنت (کوڈرما)

(8) مدینہ مسجد (موسیٰ بنی)۔

سیاسی وسماجی خدمات

آپ جہاں ایک عظیم مبلغ اور مایہ ناز قائد کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں، وہیں آپ کو عالمی پیمانے پر مفکر ملت ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ آپ کے سینے میں دھڑکتا ہوا دل ہے اور دل میں قوم و ملت کا درد ہے۔ اس لیے جب کبھی بھی مسلمانوں کے مذہبی وقار کو مجروح کیا گیا اور مسلمانوں کے خاص مذہبی قوانین میں مداخلت کی ناپاک کوشش کی گئی تو آپ نے حکومت وقت کو اس کا منہ توڑ جواب دیا اور جیسے بھی بن پڑا مسلمانوں کی سچی و صحیح رہ نمائی و نمائندگی کی۔ چاہے وہ "شاہ بانو" کا مسئلہ ہو یا "تحفظ بابری مسجد" کا، مسلمانوں پر ظلم و ستم کا مسئلہ ہو یا مسلم پرسنل لا میں کسی بھی طرح کی مداخلت کا، ہر ایک معاملے میں پیش پیش رہے اور میدان عمل میں اتر کر گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ذیل میں آپ کی تحریکی خدمات کی چند جھلکیاں پیش کی جارہی ہیں:

علامہ یاسین اختر مصباحی ماہ نامہ حجاز جدید کے اداریے میں تحریر فرماتے ہیں:

"وزیر اعظم کی خصوصی دعوت پر علامہ ارشد القادری اور یاسین اختر مصباحی کی ان سے اگست 1992ء اور ستمبر 1992ء میں تین ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ 10 اگست سے 20 اگست اور 7 ستمبر کو ہونے والی یہ ملاقاتیں اس اعتبار سے بے حد اہم ہیں کہ پوری صراحت و وضاحت کے ساتھ ہم نے وزیر اعظم کو مسلمانان ہند کا یہ موقف بتلا دیا ہے کہ اس مسئلے کا واحد حل یہ ہے کہ 22 دسمبر 1949ء سے پہلے کی پوزیشن میں لا کر بابری مسجد مسلمانوں کے مسلمانوں کے مکمل اختیار و تصرف میں دی جائے۔

(ماہ نامہ حجاز جدید، شمارہ: نومبر 1992ء، ص:4)

چند سطور کے بعد لکھتے ہیں:

20 فروری 1986ء میں لکھنؤ کے اندر مسلم پرسنل لا اور بابری مسجد کے تحفظ کے لیے 313 علما و مجاہدین نے مسلم پرسنل لا کانفرنس کے پلیٹ فارم

سے گرفتاری دی۔ مسلم پرسنل لا کانفرنس کے وفد کی گرفتاری سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی، سابق وزیر قانون مسٹر اشوک سین اور مسٹر ناراین دت تیواری وغیرہ سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ علامہ ارشد القادری، مولانا عبید اللہ اعظمی اور یاسین اختر مصباحی نے اپنی ملاقاتوں میں ان حضرات کو مسلمانان ہند کے موقف سے بار بار آگاہ کیا تھا۔

(ماہنامہ حجاز جدید، شمارہ: نومبر 1992ء، ص:4)

مقدمہ شاہ بانو میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ہندستان کا طول عرض میں تحفظ مسلم پرسنل لا کے سلسلے میں جو عظیم الشان عوامی تحریک اٹھی تھی اسے مربوط اور منظم کرنے کے لیے قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری نے اکتوبر 1985ء میں سرزمین سیوان پر ایک عظیم الشان تاریخی کانفرنس منعقد کی، جو آپ کی زندگی کا ایک سنہرا باب ہے۔

(ماہنامہ حجاز جدید، شمارہ: نومبر 1989ء، ص:24)

1972ء میں مسلم پرسنل لا میں مداخلت کے خلاف ممبئی کی سرزمین پر ایک کنونشن بلایا گیا جس میں ہر مکتب فکر کے علما نے امید سے کہیں زیادہ شرکت کی اور یہ کنونشن اتنا موثر ہوا کہ وزیر اعظم کو یہ بیان دینے پر مجبور ہونا پڑا کہ حکومت مسلم پرسنل لا ترمیم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

اس کے علاوہ آپ کی تحریکی و تنظیمی خدمات میں ملکی و بین الاقوامی سطح کی تنظیمیں، تحریکیں، ادارے اور کانفرنسیں خاص طور سے قابل ذکر ہیں:

(1) ورلڈ اسلامک مشن (لندن)

(2) دعوت اسلامی (کراچی)

(3) ادارۂ شرعیہ (پٹنہ)

(4) مسلم پرسنل لا کانفرنس (سیوان)

(5) کل ہند مسلم متحدہ محاذ (رائے پور)

(6) بہار سنی صوبائی کانفرنس (سیوان)،

(7) کل ہند سنی ٹرسٹ کانفرنس (دہلی)

(8) مسلم پرسنل لا کانفرنس (سیوان)

(9) کل ہند سنی کانفرنس (دہلی)

(10) کشمیر کانفرنس (جمشید پور)۔

تصنیفی وصحافتی خدمات

حضرت علامہ کو تصنیف و تالیف سے وافر مقدار میں حصہ ملا ہے۔ آپ کو قلم کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ یوں تو آپ کے تحقیقی، علمی، دینی، فکری، اصلاحی، سماجی، ادبی اور سیاسی مضامین سے ہندوستان کے اکثر مشہور مجلات و جرائد بھرے پڑے ہیں اور بے شمار کتابوں پر آپ کے گراں قدر مقدمات کتوبوں کو زینت بخشنے کے ساتھ ساتھ آپ کے تبحر علمی اور ایک عظیم مصنف و مولف اور ادیب ہونے کے بیّن ثبوت ہیں۔ ان سب کے باوجود آپ کی علمی شخصیت کو اجاگر کرنے کے لیے کافی و وافی ہیں۔ آپ کی تصنیفات کی ایک لمبی فہرست ہے جن میں سے بعض پیش کی جارہی ہیں:

(1) زلزلہ

(2) زیروزبر

(3) لالہ زار

(4) جماعت اسلامی

(5) تبلیغی جماعت

(6) رسالت محمدی ﷺ کا عقلی ثبوت

(7) انوار احمدی

(8) زلف وزنجیر کی کہانیاں

(9) محمد رسول اللہ ﷺ قرآن میں

(10) دور حاضر کے منکرین رسالت

(11) دل کی مراد، جلوۂ حق

(12) شریعت

(13) لسان الفردوس

(14) مصباح القرآن (تین حصے)

(15) نقش کربلا

(16) فن تفسیر میں امام احمد رضا کا مقام

(17) ایک سفر دہلی سے سہارن پور تک

(18) سرکار کا جسم بے سایہ

(19) تعزیرات قلم

(20) دعوت انصاف

(21) تاریخ فقہ حنفی

(22) تاریخ فن حدیث

(23) حیات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

(24) تفسیر سورہ فاتحہ

(25) عقیدۂ علم غیب پر قرآنی دلیل

(26) مطالعۂ دیوبندیت (نامکمل)

(27) عقیدۂ توحید پر عقلی دلائل۔

صحافتی رسائل:-

(1) پندرہ روزہ "جام کوثر" کلکتہ۔

(2) ماہ نامہ "جام نور" کلکتہ۔

(3) پندرہ روزہ "شان ملت" پٹنہ۔

(4) ماہ نامہ "رفاقت" پٹنہ۔

(5) ماہ نامہ "جام نور" دہلی۔

مناظراتی خدمات

اظہار حق کی خاطر دو شے کے درمیان پائی جانے والی نسبت میں دو اشخاص کا بر سر پیکار ہونا مناظرہ کہلاتا ہے۔(مناظرہ رشیدیہ)

مناظرہ اور مباحثہ کو ہر دور میں اظہار حق کا بہترین ذریعہ مانا گیا ہے۔ علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے چھوٹے بڑے متعدد مناظرے کیے ہیں۔جن میں چھ مناظرے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مناظرے کی تفصیلات تو بہت ہیں لیکن مناسب ہو گا کہ ان کی مختصر جھلکیاں پیش کی جائیں۔

پہلا مناظرہ

مناظرہ کٹک اڑیسہ

ہم راہ: مولوی عبد اللطیف نعمانی دیوبندی

یہ مناظرہ مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان کی کفری عبارتوں پر ہوا۔ جماعت اہل سنت کی جانب سے صدر جلسہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ تھے، جب کہ دیوبندیوں کی طرف سے صدر جلسہ مولوی اسماعیل کٹکی تھے۔ اس مناظرے میں دیوبندی مناظر کو اقرار کرنا پڑا کہ حفظ الایمان کی عبارت کفری ہے۔

دوسرا مناظرہ

مناظرہ چھپرہ (بہار)

ہم راہ: مولوی عبد السلام لکھنوی

یہ مناظرہ سلام و قیام کے موضوع پر منعقد ہوا۔ سنیوں کی جانب سے صدر جلسہ مفتی رفاقت حسین علیہ الرحمہ تھے، جب کہ دیوبندیوں کی طرف سے صدر جلسہ نور محمد ٹانڈوی تھے۔ اس مناظرے میں عوام کے رد عمل کے

نتیجے میں دیوبندی جماعت کی بڑی سبکی ہوئی اور اپنے مناظر کو اسٹیج سے اٹھا کر لے گئے۔ اس کے بعد فتح کا جلوس نکالا۔

تیسرا مناظرہ

مناظرہ امراوتی (مہاراشٹر)

ہم راہ: مولوی ارشاد احمد دیوبندی

اس مناظرے کا موضوع تبلیغی جماعت تھا۔ اس کا کنٹرولر اور نگراں مقامی ڈی۔ ایس۔ پی۔ تھا اور وقت تین گھنٹے مقرر ہوئے تھے۔ دونوں طرف کی گفتگو سننے کے بعد ڈی۔ ایس۔ پی۔ نے کہا کہ بریلوی علما حق پر ہیں اور انھیں حق پہنچتا ہے کہ خود بھی تبلیغی جماعت سے دور رہیں اور عوام کو بھی دور رکھیں۔

چوتھا مناظرہ

مناظرۂ بولیا(راجستھان)

ہم راہ: مولوی ارشاد احمد دیوبندی

یہ مناظرہ کی کفری عبارت پر ہوا۔ حضور مجاہد ملت اور علامہ صاحب نے مناظر کے فرائض انجام دیے اور دیوبندیوں کی طرف سے مولوی نور محمد ٹانڈوی صدر اور مولوی ارشاد نے مناظر کی حیثیت سے اپنی جماعت کی نمائندگی کی۔

اس کا فیصلہ بھی اہل سنت کے حق میں ہوا۔ کیوں کہ علامہ صاحب کی تقریر کے بعد وقت ختم ہو گیا اور پھر آئندہ صبح علماے اہل سنت اسٹیج پر آئے تو دیوبندی اسٹیج خالی پایا۔ کافی دیر تک ان کے نہ آنے پر اہل سنت نے جشن فتح منایا۔

پانچواں مناظرہ

مناظرۂ دھنباد (جھارکھنڈ)

ہم راہ: مولوی طاہر گیاوی

اس مناظرے کا موضوع تھا "اکابر اہل سنت کا مسلمان ہونا" سنیوں کی جانب سے صدر جلسہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ تھے، جب کہ دیوبندیوں کی جانب سے صدر جلسہ مولوی ارشاد کو منتخب کیا گیا۔ اس مناظرے کی تاریخی بات یہ ہے کہ چند جذباتی دیوبندیوں کے خوف سے مولوی طاہر گیاوی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ ادھر اہل سنت نے جشن فتح منایا۔

چھٹا مناظرہ

مناظرہ کٹک (اڑیسہ)

ہم راہ: مولوی طاہر گیاوی

اس مناظرے میں دیوبندیوں کے مناظر بدلے گئے۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا جو عموما مناظرے میں دیوبندی کا ہوتا ہے۔ یعنی شکست وریخت سے دوچار ہوئے۔

وصال پر ملال

دین متین کی بیش بہا خدمات انجام دینے کے بعد عالم اسلام کا چمکتا دمکتا یہ آفتاب عالم تاب 15 صفر المظفر 1423ھ مطابق 29 اپریل 2002ء کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس دنیاے فانی سے روپوش ہو گیا۔

بارگاہ پروردگار کائنات میں دست بدعا ہوں کہ مولاے رحمان ورحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے طفیل حضرت کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقوش قدم پہ چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین۔ بجاہ النبی الامین علیہ افضل الصلاۃ واکرم التسلیم۔